صحائف صحابہ کرام وتابعین عظام

۱۔صحیفہ علیؓ ابن ابی طالب

حضرت علی کے پاس رسول اللہ ﷺ کے ارشادات ایک صحیفہ میں تحریر کئے ہوئے تھے۔ یہ صحیفہ ان کی تلوار کے ساتھ بندھا رہتا تھا۔ حضرت علی کی شہادت کے بعد یہ صحیفہ ان کے صاحبزادے محمد بن علی بن ابی طالب کو (جو عام طور پر محمد بن الحنفیہ کے نام سے معروف ہیں) ملا۔ کافی عرصہ تک ان کے پاس رہا(۱) محمد بن الحنفیہ سے بہت سے لوگوں نے حدیث لکھی ہے۔

اس صحیفہ کی تقریباً تمام روایات کو امام احمد بن حنبل نے متعدد طرق سے اپنی مسند میں درج کر دیا ہے(۲) نیز اس صحیفے کو امام بخاریؒ، امام ترمذی، ابوداؤد اور امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے۔

۲۔صحیفہ سعد بن عبادہؓ

حضرت سعد بن عبادہ کا ایک صحیفہ تھا جس میں احادیث جمع تھیں(۳) یہ صحیفہ کافی عرصہ تک سعد بن عبادہ کے خاندان میں رہا ہے سعد بن عبادہ کا ایک بیٹا اس صحیفے سے احادیث روایت کیا کرتا تھا۔ یہ صحیفہ خود سعد بن عبادہ نے لکھا ہوگا جیسا کہ ترمذی نے بھی اسے سعد بن عبادہ کی طرف منسوب کیا ہے۔ سعد بن عبادہ زمانہ جاہلیت ہی میں فن کتابت جانتے تھے(۴)

۳۔عبداللہ بن عباسؓ کے صحیفے:

حضرت عبداللہ بن عباس کبار صحابہ سے باقاعدہ احادیث کی املا صحیفوں میں لیا کرتے تھے۔ چنانچہ عبیداللہ بن علی اپنی دادی سلمٰی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عبداللہ بن عباس کو دیکھا ہے ان کے پاس لکھنے والی تختیاں تھیں اور وہ ابو رافع کی احادیث تحریر کرواتے تھے(۵) مشہور راوی موسیٰ بن عقبی صاحب سیر مغازی کا بیان ہے کہ ہمارے پاس کریب نے ابن عباس کی کتابوں کا ایک اونٹ کا بوجھ اتارا(۶)

۴۔صحیفہ جابر بن عبداللہؓ

حضرت جابر بن عبداللہ کے شاگردوں میں سلیمان الیشکری ابوالزبیر مکی، مجاہد، عمرو بن دینار، محمد بن علی الباقر، وهب بن کیسان محمد بن المنکدر، محمد بن الحنفیۃ اور زید بن اسلم جیسے جلیل القدر تابعین شامل ہیں۔ امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں جابر بن عبداللہ کی ایک ہزار دو سو چھ احادیث درج کی ہیں(۷) ہشام بن عروہ کہتے ہیں کہ مسجد نبوی میں جابر بن عبداللہ کا باقاعدہ حلقہ درس تھا۔ لوگ ان سے حدیث سنتے تھے اور کچھ لوگ حدیث قلمبند کرتے تھے۔ وهب بن منبہ بھی ان لوگوں میں شامل ہیں جو جابر بن عبداللہ کے حلقہ درس میں بیٹھ کر حدیث لکھا کرتے تھے(۸) خود حضرت جابر نے حدیث کا ایک صحیفہ مدون کر رکھا ہے، ڈاکٹر صبحی صالح نے امام مسلم کے حوالے سے بتایا ہے کہ یہ صحیفہ شاید مناسک حج کے مسائل پر مشتمل تھا(۹)

۵۔صحیفہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

حضرت عائشہ نے آنحضرت سے بہت سی احادیث روایت کیں(۱۰) آپ کی احادیث کی تعداد دو ہزار دو سو دس ہے(۱۱) ہشام اپنے والد عروہ سے روایت کرتے ہیں میں نے حضرت عائشہ سے بڑھ کر شان نزول جاننے والا نہیں دیکھا۔ فرائض، سنت اور شعر کا آپ سے بڑھ کر کوئی عالم نہیں پایا۔ انساب اور ایام عرب کا آپ سے بڑا راوی نہیں دیکھا(۱۲) امام ذھبی فرماتے ہیں۔ **لا اعلم فی امة محمد ﷺ، بل ولا فی النساء مطلقا امرأة اعلم منها ۔۔۔**(۱۳) ''(میں نے امت محمدیہ ﷺ میں بلکہ مطلقا تمام عورتوں میں آپ سے بڑھ کر علم والی عورت نہیں دیکھی)'' آپ قرات اور کتابت جانتی تھیں(۱۴) لوگ اپنے مشکل مسائل آپ کی طرف لکھتے تھے۔ اور آپ ان کے جوابات لکھ کر بھیجتی تھیں(۱۵) حضرت عائشہؓ نے حضرت معاویہؓ کے کہنے پر مناقب عثمانؓ پر احادیث لکھ کر بھیجیں(۱۶)

۶۔صحیفہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ بن الخطاب

آپ احادیث رسول صحائف میں جمع کرتے تھے(۱۷) ابراہیم الصائغ کہتے ہیں حضرت ابن عمر کی حدیث میں بے شمار کتابیں تھیں۔ جنہیں وہ دیکھا کرتے تھے(۱۸) آپ کے پاس حضرت عمر بن خطاب کی کتاب ''الصدقة'' کا بھی نسخہ تھا جو فی الحقیقت صدقات نبوی کے نسخوں میں سے ایک تھا۔ امام لیث کہتے ہیں کہ نافع نے کہا کہ میں نے یہ نسخہ عبداللہ بن عمر کے پاس کئی بار پیش کیا(۱۹)

۷۔صحیفہ حضرت اسماء بنت عمیس

حضرت اسماء بن عمیس جعفر بن ابی طالب کی زوجہ تھیں۔ ان کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان سے شادی کی۔ ان کے بعد علی ابن ابی طالب نے ان سے شادی کی اور سب سے اولاد ہوئی۔ ان کے پاس بھی ایک صحیفہ تھا۔ جس میں احادیث نبوی تھیں۔(۲۰)

۸۔البراء بن عازبؓ

آپ کے شاگرد آپ کی مجلس میں احادیث لکھا کرتے تھے وکیع اپنے والد عبداللہ بن حنش سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے براء بن عازب کے شاگردوں کو دیکھا کہ وہ آپ کے پاس سرکنڈوں سے اپنی ہتھیلیوں پر احادیث لکھ رہے تھے(۲۱)

۹۔صحیفہ حضرت جابر بن سمرۃ ؓ

حضرت جابر بن سمرہ کا صحیفہ تھا۔ عامر بن سعد بن ابی وقاص نے حضرت جابر بن سمرۃ کی طرف اپنے غلام نافع کے ہاتھ احادیث کی طلب کا پیغام بھیجا تو انہوں نے ان کی طرف احادیث لکھ کر بھیجیں (۲۲)

۱۰۔صحیفہ حضرت زید بن ارقم ؓ

حضرت زید بن ارقم کا صحیفہ تھا۔ آپ نے احادیث نبویہ کو حضرت انس بن مالک کی طرف لکھ کر بھیجا جب بنوامیہ نے حرہ کا محاصرہ کیا تھا۔ جس میں آپ کے بچے اور خاندان ہلاک ہوگئے تھے۔ آپ تعزیت کرتے ہوئے لکھتے ہیں میں آپ کو اللہ کی طرف سے بشارت دیتا ہوں۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سنا ہے'' اللھم اغفر للانصار و لا بناء الانصار (۲۳) اے اللہ انصار اور انصار کے بیٹوں کی بخشش فرما)

۱۱۔صحیفہ حضرت زید بن ثابت الانصاری

آپ نبی پاک ﷺ کے کاتب، بہت بڑے قاری قرآن اور فرائض کے ماہر تھے۔ آپ کو حضرت ابوبکر صدیق نے قرآن جمع کرنے کیلئے نامزد کیا۔ اور پھر حضرت عثمان نے المصحف کی کتابت کیلئے مقرر کیا (۲۴) جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو انہوں نے حضرت زید کو یہودیوں کی زبان سیکھنے کا حکم دیا۔ کیونکہ وہ اپنی خط و کتابت میں یہودیوں پر بھروسہ نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے نصف مہینہ سے کم مدت میں ان کی زبان سیکھ لی (۲۵)

حضرت زید بن ثابت نے حضرت عمر بن خطاب کیلئے دادا کی میراث کے متعلق احادیث لکھی تھیں۔ زید بن ثابت کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب ان کے پاس آئے اور کہا کہ آپ مجھے دادا کی میراث کے بارے میں رائے دیں۔ زید کہتے ہیں خدا کی قسم ہم اس کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتے۔ حضرت عمر نے کہا یہ وحی تو نہیں ہے کہ جس میں ہم کمی بیشی کر رہے ہیں یہ تو ایسی چیز ہے جس میں آپ کی رائے مطلوب ہے۔ اگر تمہاری رائے بہتر ہو تو میں تمہارا ساتھ دوں۔ ورنہ آپ پر کوئی ذمہ داری نہیں۔ حضرت زید نے رائے دینے سے انکار کردیا۔ حضرت عمر پھر ان کے پاس آئے تو حضرت زید نے کہا میں آپ کو اپنی رائے لکھ دیتا ہوں چنانچہ پالان کے ایک حصہ پر انہوں نے لکھ دیا (۲۶)

۱۲۔صحیفہ حضرت سلمان الفارسی ؓ

آپ نے ابوالدرداء کی طرف احادیث نبویہ لکھ کر بھیجی تھیں (۲۷)

۱۳۔صحیفہ حضرت السائب بن یزیدؓ

یحییٰ بن سعید سائب کے شاگرد نے حضرت سائب کی احادیث لکھ کر ابن لھیعہ کی طرف بھیجی۔ ابن لھیعہ کہتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید نے میری طرف لکھا کہ انہوں نے سائب بن یزید سے احادیث لکھی ہیں (۲۸)

۱۴۔صحیفہ حضرت سمرۃ بن جندبؓ

حضرت سمرہ نے احادیث کو ایک صحیفہ میں لکھا اور اسے اپنے بیٹے کی طرف لکھا اس میں بہت زیادہ علم ہے)(۲۹)

۱۵۔صحیفہ حضرت سہل بن سعد الساعدی الانصاریؓ

حضرت سہل کے شاگردوں میں ابو حازم بن دینار، ان کا بیٹا اور امام زہری شامل ہیں (۳۰) ابو حازم نے ان کی احادیث جمع کی تھیں (۳۱)

۱۶۔امام زہریؒ کے صحیفے:

امام زہری کا مرتبہ حدیث میں بہت بلند ہے انہوں نے بہت سے صحابہ کی مرویات کو قلمبند کیا تھا صحابہ میں سے امام زہری نے حضرت انس بن مالک، سہل بن سعد ساعدی اور رافع بن خدیج سے اکتساب علم کیا ہے۔ امام مالک نے موطا میں انس بن مالک، سہل بن سعد اور رافع بن خدیج سے چند احادیث روایت کی ہیں جن کی اسناد میں امام مالک اور ان صحابہ کرام کے درمیان صرف امام زہری کا واسطہ ہے۔ احمد محمد شاکر نے حضرت انس کی مرویات کیلئے مالک عن ابن شہاب الزہری عن انس بن مالک کو صحیح ترین سند قرار دیا ہے۔ (۳۲) امام زہری نے صرف اسی دن میں تمام قرآن مجید حفظ کرلیا تھا (۳۳)

امام زہری نے طالب علمی کے زمانے ہی میں احادیث کو لکھ کر محفوظ کرنا شروع کردیا تھا۔ وہ کاغذ قلم لے کر اپنے اساتذہ کے پاس پہنچ جاتے اور ان احادیث کی املا لیتے (۳۴) ابن کثیر نقل کرتے ہیں زہری مشائخ حدیث کے پاس لکھنے کی تختیوں پر حدیث لکھتے حتی کہ اپنے زمانے کے سب سے بڑے عالم بن گئے اور علم میں لوگ ان کے محتاج ہوکر رہ گئے (۳۵)

امام زہری نے حدیث کو اس کثرت سے لکھا کہ ان کے صحیفوں کی شہرت ہر طرف پھیل گئی۔ طالبان حدیث کا آپ کے پاس ہجوم رہتا تھا۔ ان کے صحیفوں کا تذکرہ خلیفہ وقت ہشام اموی کے پاس پہنچا اس نے خواہش ظاہر کی کہ وہ اس کے بیٹے کے لئے اپنے صحیفوں کی ایک نقل بھجوادیں امام زہری نے معذرت کی کہ احادیث اتنی زیادہ ہیں کہ ان کو نقل کرنا ان کے بس میں نہیں لہٰذا اگر وہ احادیث کی نقل چاہتے ہیں تو اپنے کاتب بھیج دیں وہ احادیث لکھ لیں گے چنانچہ ہشام نے کاتب بھیج دیئے (۳۶) عمر بن عبدالعزیز کہا کرتے تھے زہری سے علم حاصل کرو ان سے زیادہ سنت رسول کا کوئی عالم باقی نہیں رہا ہے۔ (۳۷) حدیث کی تدوین میں امام زہری کی خدمات بہت زیادہ ہیں ان کی کتاب المغازی بھی شائع ہوچکی ہے۔

۱۷۔حضرت عروہ بن زبیر کے صحیفے

حضرت عروہ بن زبیر کے پاس بہت سے صحیفے تھے جن میں انہوں نے احادیث نبوی اور صحابہ کرام کے فتوے جمع کر رکھے تھے بلکہ واقدی کے مطابق تو عروہ بن زبیر پہلے شخص ہیں جنہوں نے سیر و مغازی میں کتاب تصنیف کی ہے۔ (۳۸) ان کے پاس یہ صحیفے واقعہ حرہ تک موجود رہے ہیں حرہ کے روز انہوں نے اپنے یہ صحیفے جلا

ڈالے تھے۔ان کے صحیفوں کو جلا ڈالنے کا انہیں عمر بھر افسوس رہا۔ان کے بیٹے ہشام بن عروہ کہتے ہیں کہ عروہ بن زبیر اکثر کہا کرتے تھے ان صحیفوں کا میرے پاس موجود ہونا مجھے میرے اہل وعیال سے زیادہ محبوب تھا(۳۹) ان کی کتاب المغازی ڈاکٹر مصطفیٰ اعظمی کی تحقیق سے شائع ہوچکی ہے۔

۱۸۔صحیفہ ہمام بن منبہ

حضرت ابو ہریرہ کی کچھ مرویات کو ہمام بن منبہ نے ایک صحیفہ میں جمع کرر کھا تھا۔تاریخ حدیث میں اس کو صحیفہ ہمام بن منبہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔اس میں کوئی ڈیڑھ سو کے لگ بھگ احادیث ہیں۔تقریبا تمام احادیث صحاح میں روایت ہوئی ہیں۔امام احمد بن حنبل نے مسند ابی ہریرہ ﷛ میں اس صحیفہ کی تمام احادیث کو ایک ہی سند (**حدثنا عبدالرزاق بن همام حدثنا معمر عن همام بن منبه عن ابی هريره**) سے روایت کیا ہے(۴۰) یہ صحیفہ ڈاکٹر حمید اللہ کی تحقیق سے شائع ہوچکا ہے(۴۱)

مندرجہ بالا ٹھارہ صحابہ ،تابعین اور محدثین کے صحف حدیث اس بات پر دلالت کرتے تھے کہ آنخضرت کے دربار میں باقاعدہ کتابت حدیث ہوتی رہی اور یہ سلسلہ چلتا رہا۔

الحواشی

۱۔ابن سعد،الطبقات،ج۵،ص۱۰۵

۲۔احمد ، المسند (تحقیق احمد شاکر) احادیث۵۹۹، ۷۸۲،۶۱۵، ۷۹۸، ۸۵۸، ۸۷۴ ، ۹۵۴، ۹۶۲، ۹۹۳، ۱۰۳۷، ۱۲۹۷، ۱۳۰۲،

۳۔عبدالرحمان مبارکپوری،تحفۃ الاحوذی،ج۲ص۸۰

۴۔ابن سعد،الطبقات،ج۳ص۶۱۳

۵۔ابن حجر،الاصابہ،ج۲ص۲۲۳

۶۔ابن حجر،تہذیب التہذیب ج۸س۳۳۳

۷۔ابن کثیر،اختصار علوم الحدیث مع شرح الباعث الحثیث ۱۸۷

۸۔صبحی صالح،علوم الحدیث س۴۴

۹۔ایضاص۴۳

۱۰۔الذھبی،سیر اعلام النبلا،۲،۹۸

۱۱۔ایضاً۱۰۱

۱۲۔ایضا،۱۲۸،۱۲۹

۱۳۔ایضا،۱۰۱۔

۱۴۔احمد،المسند،ج۲۔۷۸

۱۵۔مسلم،الجامع الصحیح،حدیث نمبر،۱۳۲۹/ک

۱۶۔احمد،المسند،ج۶،۷۸

۱۷۔ایضا،ج۲،۴۵،۹۰

۱۸۔الذھبی،سیر اعلام النبلا،۳،۱۶۰

۱۹۔الاموال،۹۳ ۱

۲۰۔یعقوبی،تاریخ یعقوبی،ج۲،س۱۴۴

۲۱۔العلل ج۲،۴۲

۲۲۔احمد،المسند ج۵،۸۹

۲۳۔احمد،المسند ،ج۴،۴۷۰،ابن حجر،تہذیب التہذیب ،ج۳، ۳۹۴

۲۴۔البخاری، الجامع الصحیح،کتاب فضائل القرآن ،تیسری حدیث، تزکرۃ۳،۳۱

۲۵۔ابن سعد،الطبقات،ج۲،س۱۵۵

۲۶۔الدارقطنی،السنن،۴،۹۳۔۹۴

۲۷۔الذھبی،میزان الاعتدال،۴،۵۴۶

۲۸۔الاموال،۳۹۳۔۵۹۳

۲۹۔ابن حجر،تہذیب التہذیب،ج۴،۲۳۶،۲۳۷

۳۰۔ایضا،ج۶،۲۵۲

۳۱۔ایضاج۶،۳۳۳

۳۲۔ابن کثیر،الباعث الحثیث،ص۲۴

۳۳۔الذہبی، تذکرہ الحفاظ،ج۱،ص۱۱۰

۳۴۔ابن کثیر،البدایہ والنھایہ،ج۹،ص۳۴۱

۳۵۔ایضا

۳۶۔الذہبی تذکرۃ الحفاظ،ج۱،س۱۰

۳۷۔ابن کثیر،البدایہ والنھایہ،ج۹،س۳۴۳

۸۳۔ابن کثیر، الباعث الحثیث ص ۱۸۷، مغازی عروۃ بن زبیر مصطفیٰ اعظمی کی تحقیق سے شائع ہوچکی ہے۔

۳۹۔ابن سعد،الطبقات،ج۵،س۱۷۹

۴۰۔احمد،المسند،ج۲،س۳۱۲۔۳۱۹

۴۱۔تحقیق ڈاکٹر محمد حمید اللہ بیروت

بقیہ: فضائل اعمال

نیکیاں لکھتے ہیں۔

صلہ رحمی کی فضیلت

رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرنا بڑے اجر و ثواب کا کام ہے۔اس سے انسان کو دنیا وآخرت میں سرخ روئی اور سربلندی ملتی ہے' جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی اس حدیث میں نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ ﴿**من سره ان يبسط له في رزقه وان ينساله فی عمره فليصل رحمه**﴾ (متفق علیہ)

جسے اس بات سے خوشی محسوس ہوتی ہو کہ اس کی عمر میں برکت اور رزق میں کشادگی کی جائے تو اسے چاہئے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔

علم سیکھنے اور سکھانے کی فضیلت

علم سیکھنا اور سکھانا انتہائی بلندی اور عزیمت کا کام ہے۔علم کی تعلیم انسان کیلئے جہاں صدقہ جاریہ ہے' وہیں یہ علم بے پناہ نیکیوں کا ذریعہ ہے جیسا کہ امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی اس حدیث میں نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے ﴿**من غدا الى المسجد لا يريد الا ان يتعلم خير او يعلمه كان له كاجر حاج تاما حجته**﴾ (رواہ الطبرانی وقال صحیح علی شرط الشیخین وصحہ الالبانی)

جو شخص صرف خیر کی نیت سے یا علم سیکھنے یا سکھانے کیلئے مسجد جائے تو اسے ایک مکمل حج کا ثواب ملتا ہے۔

سورۃ اخلاص کی فضیلت

ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا ﴿**ايعجز احدكم ان يقرأ ثلث القرآن فی ليلة؟ قالوا وكيف يقرء ثلث القرآن فی ليلة؟ قال (قل هو الله أحد) تعدل ثلث القرآن**﴾ (رواہ مسلم)

کیا تم میں سے کسی کیلئے ایک رات میں تہائی قرآن پڑھنا دشوار ہے؟ صحابہ کرام نے کہا ایک ہی رات میں ایک تہائی قرآن پڑھنا کیسے ممکن ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ﴿**قل هو الله أحد**﴾ ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔